احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 4۔اپریل 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 4۔اپریل 2014ء 3 جمادی الثانی 1435 ہجری 4 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 76

اللہ نے خلیفہ بنایا

حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ کی ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اللہ کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ کبھی انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا خدا کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی حکم عدولی کی نہ کبھی غلط بیانی کی۔ پھر اللہ نے مجھے خلیفہ بنا دیا کیا میرے تم پر وہی حقوق نہیں جو ان پہلے خلفاء کے مجھ پر تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب هجرة الحبشه - حدیث نمبر 3583)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ نے اپنے خداداد نور بصیرت سے استحکام خلافت کے سلسلہ میں عظیم الشان کردار ادا کیا اور انتخاب خلافت کا پختہ اصول رائج فرما دیا۔ آپ کی خدمت میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی گئی تو آپ نے اس سے پس وپیش کیا پھر ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ ''میری وفات کے بعد خلافت کا فیصلہ چھ افراد کی یہ کمیٹی کرے گی جن میں علیؓ بن ابی طالب، عثمانؓ بن عفان، طلحہؓ بن عبداللہ، سعدؓ بن مالک ہوں گے۔ یہ وہ بزرگ صحابہ ہیں کہ رسول اللہؐ بوقت وفات ان سے راضی تھے۔ اور سنو میں تمہیں حکومت، عدل اور تقسیم مال کے بارے میں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔'' حضرت عمرؓ نے اس کمیٹی کو جسے آپ نے شوریٰ قرار دیا۔ ہدایت فرمائی کہ ''تم باہم مشورہ سے خلیفہ کا انتخاب کرنا۔ اگر تین طرف دو دو آراء ہو جائیں تو پھر مجلس شوریٰ ہی فیصلہ کرے گی ورنہ کثرت رائے کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ اگر دو طرف آراء تین تین ہو جائیں تو عبدالرحمانؓ کی رائے جس طرف ہوگی وہ قبول کرنا۔'' اس طرح آپ نے گویا حضرت عبدالرحمانؓ کو کمیٹی کا کنویز مقرر کر کے انہیں حتمی رائے کا حق دیا۔ نیز کمیٹی کو تین دن میں فیصلہ کا پابند کیا۔ انتخاب خلافت کی درمیانی مدّت کے لئے آپ نے حضرت صہیبؓ رومی کو نمازوں کے لئے امام مقرر فرمایا۔ شوریٰ کے آخری فیصلہ کا انکار یا مخالفت کرنے والے کے لئے سخت احکامات جاری فرمائے۔ خلافت کمیٹی کے اراکین قدیم مہاجرین صحابہ تھے۔ اس کے اجلاس کو پُرامن اور یقینی بنانے کے لئے مزید یہ اہتمام فرمایا کہ اپنی وفات سے چند لمحے قبل ایک مخلص اور وفا شعار عاشقِ رسولؐ انصاری صحابی حضرت ابوطلحہؓ کو جو مدینہ کے سرداروں میں سب سے صاحب اثر وثروت تھے۔ پیغام بھجوایا کہ ''اے ابوطلحہؓ! آپ اپنی قوم کے پچاس انصار ساتھیوں کے ساتھ ان اصحاب شوریٰ کے ساتھ حفاظت کی ڈیوٹی دینا اور ان پر تیسرا دن گزرنے نہ دینا یہاں تک کہ وہ ارکان شوریٰ میں سے کسی ایک کو اپنا خلیفہ مقرر کر لیں۔'' احساس ذمہ داری کا یہ عالم تھا کہ انتظامات کرنے کے بعد پھر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ''اے اللہ! اب تو ان پر میری طرف سے جانشین اور نگہبان ہو جا۔''

حضرت عمرؓ نے شوریٰ کمیٹی برائے خلافت میں اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بھی رکن نامزد کیا تھا مگر ساتھ ہدایت فرمائی کہ ان کا نام خلافت کے لئے پیش نہ ہو سکے گا۔

پھر فرمایا ''میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو قدیم ہجرت کرنے والے بزرگ صحابہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ ان کا حق پہچانیں اور ان کا پورا احترام کریں۔ دوسرے انصار کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ جن کا قرآن میں ذکر ہے کہ انہوں نے ایمان کو اور مہاجرین کو اپنے پاس جگہ دی کہ ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرتے ہوئے ان سے بہتر سلوک کیا جائے اور غلطی کرنے والے سے عفو کیا جائے۔ عام شہروں کے باشندوں کے بارے میں بھی میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ اسلام کی ڈھال، آمدنی کا ذریعہ اور دشمن کے لئے رعب و دبدبہ کا موجب ہیں۔ ان سے ان کی خوشی کے مطابق صرف بچت میں سے ہی ٹیکس لئے جائیں۔ میں عرب کے بدوؤں کے بارے میں بھی نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ عرب کی جڑ اور مسلمانوں کی جمعیّت ہیں۔ ان کے زائد اموال میں سے کچھ لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کر دیا جائے۔ میں خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد پورا کیا جائے اور عام رعایا کے عہد بھی پورے کئے جائیں اور ان کی حفاظت کی خاطر جنگ بھی کرنی پڑے تو کی جائے اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالے جائیں۔'' (ابن سعد جلد 3 صفحہ 62,61)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول ﷺ صفحہ 54 از حافظ مظفر احمد صاحب)

حضور انور کا خطبہ جمعہ

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 4۔اپریل 2014ء سے یو۔کے میں ٹائم کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق شام پانچ بجے ایم ٹی اے پر Live ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب جماعت خود بھی اور عزیز و اقارب کو بھی حضور انور کا خطبہ جمعہ سنانے کا انتظام فرمائیں۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

ہر نیکی کے نوافل ہوتے ہیں

❁ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۹)

وقف کی برکت

❁ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کر کے وقف کی برکات حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ نکاح

خطبہ 8/اپریل 2012ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8/اپریل 2012ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ زارا طاہر جو واقفہ نو بچی ہے بنت مکرم منیر احمد صاحب طاہر کا عزیزم ایاز محمود ابن مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہو رہا ہے اور دوسرا نکاح عزیزہ مشعل اسلام خان بنت مکرم محمد یٰسین خان صاحب وولورہیمپٹن کا ہے جو عزیزم عدنان عزیز جان ابن مکرم جاوید اختر صاحب ہنسلو کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح کا موقع خاص طور پر ان دو خاندانوں کے لئے ایک انتہائی خوشی کا موقع ہوتا ہے جو اس شادی کے بندھن میں، رشتہ کے بندھن میں بندھے جا رہے ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ ان رشتوں سے دنیاوی رشتہ داریاں قائم ہو رہی ہیں اور آئندہ نسل کی بنیاد بھی اس سے پڑتی ہے، کچھ خواہشات بھی دونوں طرف کی پوری ہوتی ہیں۔ صرف یہی مقصد نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا مقصد جو ایک مومن کا ہونا چاہئے، جو خاص طور پر ایک احمدی کا ہونا چاہئے جس نے اس زمانہ میں یہ عہد بیعت باندھا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے وقت بھی فریقین کو یہ توجہ دلائی ہے، لڑکے کو بھی لڑکی کو بھی اور نہ صرف لڑکی اور لڑکے کو بلکہ دونوں خاندانوں کو کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رشتہ کو قائم کرنا۔ تبھی یہ رشتہ کامیابی کی منزلیں طے کرے گا۔ تبھی یہ رشتہ اس معیار کو حاصل کرنے والا ہوگا جو ایک مومن کی زندگی کا معیار ہونا چاہئے۔ تقویٰ ہر بات میں مدنظر رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی اور بڑی بات میں بھی، رشتوں کے احترام میں بھی تقویٰ مدنظر رہے۔ لڑکا اور لڑکی آپس میں ایک دوسرے کے رشتوں کا احترام بھی کریں۔ دونوں کے رحمی رشتے جو ہیں لڑکی کا فرض ہے کہ لڑکے والوں کا، اپنے سسرال کا خیال رکھے، ان کی عزت کرے، ان کا احترام کرے۔ لڑکے کا فرض ہے کہ اپنے سسرال کا، جو بھی لڑکی کے قریبی رشتہ دار ہیں ان کی عزت کرے، احترام کرے۔ اور کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے رشتہ قائم نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے رشتے قائم ہوں۔ دنیاوی خواہشات تو رشتوں کے ساتھ، شادی کے ساتھ پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن اصل شادی وہ ہے جو دین مقدم رکھتے ہوئے کی جائے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے یہ رشتے تب قائم رہیں گے جب ہر معاملہ میں ایک دوسرے سے رحمی رشتوں کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ سچائی اور تقویٰ کا معیار بلند ہوتا جائے۔ ہر جگہ تمہاری سچائی ظاہر ہونی چاہئے۔ ایک دوسرے پر اعتماد تب قائم ہوتا ہے جب یہ یقین ہو جائے کہ دونوں ایک دوسرے سے سچ بولنے والے ہیں۔ بعض دفعہ کئی جھگڑے آتے ہیں اور جھگڑوں کی بنا یہ ہوتی ہے کہ لڑکی کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ لڑکا مجھ سے باتیں چھپاتا ہے۔ سچائی کا معیار نہیں۔ لڑکے کو یہ شکوہ ہے کہ لڑکی باتیں چھپاتی ہے۔ سچائی کا معیار نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس نفسیات کو سمجھتے ہوئے دونوں کو شادی کے دن حکم دیا کہ تمہاری شادیاں تب کامیاب ہوں گی جب ایک دوسرے سے سچائی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتے ہوئے رشتے جوڑو گے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

پھر آخر میں یہ بھی فرمایا کہ ان دنیاوی رشتوں میں خدا کو نہ بھول جانا۔ ہمیشہ یہ بات پیش نظر رہے کہ کل کے لئے، اس دنیا سے گزرنے کے بعد کے لئے ہم نے کیا کمایا ہے۔ کیا چیزیں ہیں جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکتے ہیں۔ پس جب یہ چیز مدنظر رہے گی تو تمام قسم کی نیکیوں کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ رشتے بھی قائم رہیں گے اور آئندہ جو نسلیں پیدا ہوں گی وہ بھی دین پر قائم رہنے والی ہوں گی اور اس مقصد کو حاصل کرنے والی ہوں گی جس کے لئے خاص طور پر ایک احمدی ...... نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رشتے جو قائم ہو رہے ہیں یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور اعتماد کی ایسی فضا ہو جس کی مثال نہ ملتی ہو۔ آئندہ نسلیں ایسی ہوں جو دین پر قائم رہنے والی ہوں اور خلافت سے وفا کرنے والی ہوں۔ خادم دین ہوں۔ اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ۔ لندن)

تبصرہ

میرے محسن و مربی ظفر اللہ خان

نام کتاب: میرے محسن و مربی ظفر اللہ خاں

مصنف: محمد انور کاہلوں صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ انگلستان

مترجم: مکرم راجا محمد نصر اللہ خان صاحب

تاریخ اشاعت: جنوری 2014ء

صفحات: 214

میرے محسن و مربی ظفر اللہ خان جناب محمد انور کاہلوں کی کتاب ZAFARULLAH KHAN MY MANTOR کا ترجمہ ہے۔

مصنف کو اوائل عمر یا بچپن سے حضرت چوہدری صاحب کے سایۂ عاطفت میں رہنے کا موقع ملا اور زندگی کے بہت سے حصہ میں حضرت چوہدری صاحب کے ساتھ کسی نہ کسی طور پر تعلق رہا۔ کئی مواقع پر بطور پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض کی انجام دہی کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے مالی معاملات کو بھی دیکھتے رہے۔ فضل عمر ٹرسٹ کے بھی نگران رہے۔ عمر کے آخری حصہ میں جو آپ نے انگلستان میں گزارا۔ کاہلوں صاحب اور ان کی اہلیہ کو خدمت کے مواقع کثرت سے میسر آئے۔ جہاں حضرت چوہدری صاحب کی تربیت اور تعلقات نے مصنف کی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑے۔ چوہدری صاحب کے بارے میں کاہلوں صاحب کی یادیں اور مشاہدات اور محسوسات ایک گہرا اور حقیقت پسندانہ تاثر قائم کرتی ہیں جس کا مصنف نے جگہ جگہ اظہار کیا ہے۔

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں حضرت چوہدری صاحب کی تاریخی خدمات اور نقش اتنے گہرے ہیں کہ ان سے صرف نظر کرنا ناممکن ہے۔ حضرت چوہدری صاحب قیام پاکستان سے بیس سال قبل اور قیام پاکستان کے 26 سال بعد تک ایوان اقتدار کی راہ داریوں میں ایک جہد مسلسل میں مصروف عمل رہے ہیں۔ نہ داد کی خواہش نہ صلے کی پرواہ۔ اپنی تمام تر صلاحیتیں اپنی قوم کے لئے وقف کئے رکھیں۔ جس کی کچھ جھلک آپ کو میرے محسن و مربی ظفر اللہ خان میں بھی ملے گی۔

حضرت چوہدری صاحب 1926ء میں پنجاب کونسل (بعد کی پنجاب اسمبلی) کے ممبر منتخب ہوئے بعض اہم اور تاریخی مقدمات میں سرکاری وکیل کے فرائض انجام دیئے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے 1932ء کے اجلاس کے صدر رہے۔ برصغیر ہند کے ان چند مسلم نمائندوں میں ہیں۔ جن کو تینوں گول میز کانفرنسز میں شرکت کا اعزاز حاصل ہوا۔ جبکہ علامہ اقبال اور قائداعظم کو دو دو کانفرنسوں میں نمائندگی کا موقع ملا۔ وائسرائے ہند کی کونسل میں سب سے کم عمر ممبر کے طور پر شامل کئے گئے اور مختلف محکموں کی سربراہی کا اعزاز حاصل ہوا۔ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سینئر جج رہے۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے قائداعظم کی خواہش پر پیش ہوئے۔

قیام پاکستان میں اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کی اور پاکستان کو اقوام عالم میں متعارف کروایا۔ مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں عربوں کے حقوق کی کامیاب وکالت کی۔ عرب نمائندے بھی عش عش کر اٹھے۔ انہی خدمات کو دیکھتے ہوئے قائداعظم نے آپ کو 25 دسمبر 1947ء کو وزارت خارجہ کا قلمدان سپرد کیا۔ آپ 7 سال تک پاکستان کے وزیر خارجہ رہے۔ صدر پاکستان ایوب خان کی خواہش پر اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر 1962ء میں جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کو عالمی عدالت انصاف میں 9 سال کی مدت کے لئے جج منتخب کیا آپ 3 سال عالمی عدالت کے صدر بھی رہے۔ ابھی تک یہ اعزاز صرف چوہدری صاحب کو ہی حاصل ہے۔ کسی اور شخصیت کو دونوں عہدوں کا اعزاز نہیں ملا۔

حضرت چوہدری صاحب کی خودنوشت سوانح تحدیث نعمت کے نام سے اردو میں موجود ہے۔ اب تو اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ سرونٹ آف گاڈ کے نام سے انگریزی میں خودنوشت شائع ہو چکی ہے۔ امریکہ کے ایک کالج میں دیئے گئے سات گھنٹوں کا انٹرویو بھی شائع ہو چکا ہے۔

اس کتاب میں بہت سے واقعات تحدیث نعمت میں بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض واقعات کی وضاحت اور کہیں کہیں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ایک دو جگہ تسامح بھی ہوا ہے۔

راجا صاحب کے مضامین اور تراجم ہفت روزہ لاہور اور الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ شیکسپیئر کے ڈراموں کو کامیابی سے اردو میں ڈھالنے کے فن سے آگاہ ہیں۔ اس لئے ترجمہ سلیس اور رواں ہے۔ قاری کو کتاب پڑھتے ہوئے ترجمہ کا احساس نہیں ہوتا۔ یہی مترجم کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

(قمر الزمان مرزا)

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر اثر واقعات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

حضرت عائشہؓ سے نکاح کی پیشگوئی

آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے ایک دن فرمایا کہ میں نے تمہارے نکاح سے پہلے تمہیں دو دفعہ خواب میں دیکھا۔ایک دفعہ تو یوں دیکھا کہ تم ریشم کی ایک چادر میں لپٹی ہوئی ہو اور ایک شخص کہتا ہے کہ یہ آپ کی بی بی ہیں۔میں نے اس کپڑے کو کھولا۔تو دیکھا کہ تم تھیں۔اس وقت میں نے یہ تعبیر کی۔کہ اگر یہی خدا کی مرضی ہے تو پوری ہو کر رہے گی۔

جنگ خندق کی مصیبت

خندق کی جنگ سخت سردی کے دنوں میں ہوئی تھی اور ساری خندق مہاجرین اور انصار نے اپنے ہاتھوں سے کھودی تھی۔چونکہ سب لوگ دن رات اسی کام میں مصروف تھے۔اس لئے کمانا کھانا اور سب کام کاج بند تھے اور بہت سے لوگ بھوکے کام کرتے تھے۔آنحضرت نے جب اپنے رفیقوں کی یہ حالت دیکھی۔تو ایک شعر فرمایا جس کے معنے یہ ہیں:۔

’’اے اللہ اصلی زندگی آخرت کی ہی زندگی ہے پس تو اپنے فضل سے مہاجر اور انصار کو بخش دے۔‘‘

اس کا جواب مہاجرین اور انصار نے ایک شعر میں دیا۔جس کے معنے یہ ہیں:۔

’’ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا جان و مال سب کچھ محمدؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا ہے اور جب تک ہم زندہ رہیں گے۔خدا کی راہ میں محنت کرتے رہیں گے‘‘۔

حضرت براء صحابی فرماتے ہیں۔کہ میں نے خندق کی لڑائی کے دنوں میں آنحضرتؐ کو دیکھا۔کہ آپؐ مٹی اٹھا اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں اور آپؐ کا گورا بدن۔سب خاک آلودہ ہو گیا تھا اور آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے:۔

’’اے اللہ اگر تو نہ ہوتا۔تو ہم ہدایت نہ پاتے۔نہ صدقہ دیتے۔نہ نماز پڑھتے۔اب تو ہی ہمارے دلوں پر اطمینان نازل کر اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ۔یا اللہ زیادتی ہمارے دشمنوں ہی کی ہے۔ہم نہیں مانتے۔مگر وہ ہمیں کفر اور لڑائی کے لئے مجبور کرتے ہیں۔‘‘

یار غار

حضرت ابوبکرؓ صدیق بیان کرتے ہیں۔کہ جب میں غار میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا۔تو میں نے ایک دفعہ اپنا سر جو اٹھایا۔تو باہر لوگوں کے پَیر مجھے دکھائی دیئے۔میں نے آنحضرتؐ سے کہا۔یا رسول اللہ۔اگر ان میں سے کوئی ذرا اپنی نظر نیچے جھکائے۔تو ہمیں دیکھ لے۔آنحضرتؐ نے فرمایا ابوبکر چپ۔ہم دو آدمی ایسے ہیں۔جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

ہجرت کی ترتیب

براء بن عازب صحابی کہتے ہیں۔مدینہ میں ہجرت کے زمانہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس مصعبؓ ابن عمیر اور ابن ام مکتوم نابینا آئے تھے۔یہ دونوں ہم لوگوں کو قرآن سکھایا کرتے تھے۔پھر بلالؓ۔سعدؓ۔عمارؓ بن یاسر آئے۔ان کے بعد حضرت عمرؓ مع 20 اصحاب کے وارد ہوئے۔اس کے بعد آنحضرتؐ تشریف لائے۔جب آپؐ آئے۔تو مدینہ والے اتنے خوش ہوئے۔کہ بے حد۔یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی تالیاں بجا بجا کر کہتی تھیں۔’’کہ اللہ کے رسول ہمارے ہاں آئے۔اللہ کے رسول ہمارے ہاں آئے۔‘‘

جانور پر ظلم

ایک دفعہ حضرت ابن عمرؓ ایک جگہ سے گزرے۔وہاں کچھ لوگ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر اپنے تیروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔ابن عمرؓ کو دیکھتے ہی وہ لوگ ادھر ادھر کھسک گئے۔انہوں نے کہا۔کہ کون یہ ظلم کر رہا تھا۔آنحضرتؐ نے تو باندھ کر کسی جانور کو مارنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اسی طرح اس شخص کو بھی لعنتی کہا ہے۔جو کسی جانور کے اعضاء کاٹ لے اور اس سے بھی منع فرمایا ہے۔کہ کسی آدمی کے مونہہ پر مارا جائے۔

مجھے تو جنت درکار ہے

ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنے دوستوں سے کہا دیکھو وہ سامنے جو کالی سی عورت جا رہی ہے یہ جنتی ہے یہ ایک دفعہ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئی۔اور کہنے لگی۔کہ حضور مجھے مرگی پڑتی ہے اور میں اس کی بے ہوشی میں ننگی ہو جاتی ہوں۔آپؐ میرے لئے دعا فرمایئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو جنت چاہتی ہے۔تو تُو اس بیماری پر صبر کر ورنہ میں تیرے لئے دعا کروں گا کہ خدا تجھے شفا بخشے۔اس عورت نے کہا۔حضور اچھا میں صبر کروں گی۔مجھے جنت درکار ہے۔مگر اتنی دعا ضرور فرمایئے کہ یہ میرا بدن جو کھل جاتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے یہ نہ ہو۔آنحضرتؐ نے اس کے لئے یہ دعا فرمائی۔اس کے بعد اسے مرگی کے دورے تو پڑتے ہیں مگر ننگی نہیں ہوتی تھی۔

ننگے طواف

زمانہ جاہلیت میں شرم و حیا بہت کم تھا۔لوگ اس میں ایک دوسرے کے سامنے ننگے نہایا کرتے تھے اور کعبہ کا طواف بالکل ننگے جسم کر لیا کرتے تھے۔جب مکہ فتح ہوا۔تو آنحضرت ﷺ نے اس بے شرمی کے رواج کو حکماً بند کیا۔

رحمۃ للعلمین

جب قریش نے آپؐ کو اور مسلمانوں کو بہت تکالیف پہنچائیں اور حق کے راستہ میں روک ہو گئے اور دوسرے لوگوں کو بھی مسلمان ہونے سے روکنے لگے۔تو آنحضرتؐ نے ان کے لئے یہ بددعا فرمائی۔اے اللہ! ان لوگوں پر یوسف کے زمانہ کا سا سات برس کا قحط نازل کر۔چنانچہ قحط پڑ گیا اور بہت آدمی بھوکے مر گئے۔اور سڑا ہوا مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا اور دھواں دکھائی دینے لگا جب قحط کی تکلیف حد سے گزر گئی۔تو ابوسفیان آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ آپ تو رشتہ داروں سے نیک سلوک کی ہدایت کرتے رہتے ہیں۔مگر اب تو آپ کی اپنی قوم کال سے ہلاک ہو گئی۔اللہ خدا سے دعا کیجئے کہ اس مصیبت کو دور کرے۔چنانچہ آپ نے دعا کی اور وہ قحط دور ہو گیا۔مگر قریش لوگ تکلیف کے دور ہوتے ہی پھر وہی شرارتیں کرنے لگے۔

سورۃ تبت کا نزول

ایک دن آنحضرت کوہ صفا پر چڑھے اور آپ نے قریش کو باآواز بلند پکارا۔جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن تم پر صبح شام میں حملہ کرنے والا ہے۔تو کیا تم میرا یقین کرو گے۔سب نے کہا ہاں کیونکہ تو سچا ہے۔آپ نے فرمایا کہ پھر میری اس بات کو بھی سچا سمجھو کہ ایک سخت عذاب آنے والا ہے اور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔

یہ سن کر ابولہب نے کہا تبا لک (یعنی تو مرے) تو نے اسی واسطے ہمیں جمع کیا تھا؟ اس کے اس کہنے کے جواب میں خدا کی طرف سے سورہ تبت نازل ہوئی۔یعنی خود ابولہب ہی ہلاک ہو گا۔اور اس کی عورت بھی عذاب میں گرفتار ہو گی۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔یعنی ابولہب اور اس کی بیوی بڑے عذاب سے ہلاک ہوئے اور جس لشکر سے آپ نے قریش کو اس وقت ڈرایا تھا وہ بھی فتح مکہ کے دن عذاب الٰہی کے طور پر مکہ میں داخل ہوا اور آپ کی صداقت کا ایک نشان ٹھہرا۔

ہنسنا اور رونا

آنحضرتؐ نے ایک دن اپنی وفات سے کچھ پہلے حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور آہستہ آہستہ کچھ ان کے کان میں فرمایا۔وہ آپ کی بات سن کر رونے لگیں۔پھر دوبارہ بلا کر کچھ بات ان کے کان میں کہی تو وہ ہنسنے لگیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم لوگوں نے آپؐ کی وفات کے بعد ان سے پوچھا کہ وہ کیا بات تھی۔انہوں نے کہا کہ پہلے تو آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اسی بیماری سے میری وفات ہو گی۔اس پر میں رونے لگی۔دوسری دفعہ آپؐ نے یہ فرمایا۔کہ اے فاطمہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے مرکر تم مجھ سے ملو گی یہ سن کر میں خوشی کے مارے ہنسنے لگی۔

موت اختیار کر لی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا کہ ہر نبی کو مرنے سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے وہ دنیا میں رہے چاہے آخرت کو پسند کرے۔جب وہ آخرت کو پسند کر لیتا ہے تو اس کی جان قبض ہوتی ہے میں نے آنحضرتؐ کی وفات کے قریب آپ کو یہ پڑھتے سنا اور اس وقت آپ کا گلا بیٹھ گیا تھا۔مع الذین انعم اللہ علیھم (یعنی مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے تو جن پر تُو نے انعام کیا ہے) اس وقت میں سمجھ گئی کہ آپ نے موت کو اختیار کر لیا۔پھر عین وفات کے وقت آپ کو غشی ہوئی اس وقت آپ کا سر میری ران پر تھا۔جب ہوش آیا تو آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا۔اللھم فی الرفیق الاعلی میں نے خیال کیا کہ اب آپ ہم میں رہنا پسند نہیں کرتے۔پھر آپ مجھ سے کمر لگا کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے۔اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ

جس وقت آپ کا دم نکلا۔تو آپ کا سر میرے سینے پر تھا میں نے دیکھا کہ آپ کو سکرات موت کی اتنی تکلیف تھی کہ آپ کے بعد میں نے اتنی تکلیف کسی کو نہیں دیکھی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ مجھ پر خدا کا فضل تھا کہ آنحضرت نے میرے گھر میں میرے سینہ پر سر رکھے ہوئے میری باری کے دن انتقال فرمایا۔اس دن میرے بھائی عبدالرحمن سبز مسواک لئے ہوئے گھر میں آئے۔تو آپ نے شوق سے

اس مسواک کی طرف دیکھا۔ میں نے عرض کی کیا مسواک لے لوں۔ آپ نے اشارہ سے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے وہ مسواک لے کر چبائی اور نرم کی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی۔ اس وقت آپ کے سامنے پانی کا بھرا ہوا ایک پیالہ رکھا تھا۔ آپ اس میں ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ لاالہ الا اللہ۔ ان للموت سکرات (یعنی موت کے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے) پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور فرمایا۔ اللھم فی الرفیق الاعلی۔ یہ کہا اور ہاتھ نیچے گر پڑا اور آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔

آپ کو دوا پلانا

آپ کے لئے مرض موت میں ایک دوا تجویز کی گئی۔ جب وہ تیار ہو کر آئی تو اہل بیت نے اسے پلانا چاہا۔ آپ اس وقت غشی کی سی حالت میں تھے۔ مگر اشارہ سے منع کرتے تھے کہ مجھے دوا نہ پلاؤ۔ گھر والوں نے کہا کہ دوا سب بیماروں کو بری ہی لگتی ہے۔ چنانچہ زبردستی آپ کے منہ میں ڈال دی گئی۔ جب آپ کو ذرا افاقہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے منع کیا تھا تو تم لوگوں نے مجھے زبردستی دوا کیوں پلائی۔ اچھا وہ دوا لاؤ۔ پھر آپ نے ان سب لوگوں کو جو اس کے پلانے میں شریک تھے وہ دوا پلوائی صرف حضرت عباس بچ گئے کیونکہ وہ پلانے کے وقت موجود نہ تھے۔

آنحضرتؐ کی محبت ہمارا ایمان ہے

ایک دفعہ آپؐ کے پاس حضرت عمرؓ حاضر ہوئے آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ آپ مجھے سوائے اپنی جان کے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں اے عمر خدا کی قسم جب تک میں تجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا نہ ہوں گا۔ تب تک تیرا ایمان کامل نہیں ہوگا۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ بے شک اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اے عمر! اب ایمان کامل ہوگیا۔

آپ کی ایک پیشگوئی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کبھی کبھی عبادہؓ بن صامت صحابی کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان کی بیوی کا نام ام حرامؓ تھا۔ ایک دن انہوں نے آنحضرت کی دعوت کی اور کھانے کے بعد جب آپ لیٹ گئے تو آپؐ کے سر کو صاف کرنے لگیں۔ آپ سو گئے جب اٹھے تو ہنستے اٹھے۔ ام حرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے لوگوں کو بادشاہوں کی طرح سمندر میں جہازوں پر سوار ہو کر جاتے دیکھا ہے۔ ام حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ خدا مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپؐ نے دعا کی اور پھر سو گئے۔ جب دوبارہ اٹھے تو پھر ہنستے ہوئے اٹھے ام حرامؓ نے کہا کہ یارسول اللہ اب آپ کیوں ہنستے اٹھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک اور جماعت کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ خدا کے رستہ میں جہاد کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے بھی دعا کریں کہ میں ان لوگوں میں شامل ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم تو پہلے لوگوں میں شامل ہوگی چنانچہ ام حرامؓ حضرت معاویہ کے زمانہ میں سمندر کے سفر پر گئیں اور جہاز سے اترتے وقت اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہوئیں۔

جیسا بھتیجا ویسا بھانجا

جناب ابو طالب کی ایک بہن تھیں وہ غیروں میں بیاہی گئی تھیں ان کے ایک بیٹے تھے۔ ان کا نام ابو سلمہؓ تھا۔ یہ بھی شروع شروع میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے قبیلہ کے لوگوں نے جب ان پر ظلم توڑنے شروع کئے تو یہ اپنی ددھیال سے بھاگ کر اپنے ماموں ابو طالب کے پاس آ چھپے ان کے چچا وغیرہ ابو طالب کے پاس آئے۔ تاکہ ابو سلمہ کو گرفتار کر کے لے جائیں۔ مگر ابو طالب نے ان کے واپس دینے سے انکار کیا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے ابو طالب تم نے ہم لوگوں سے اپنے بھتیجے (یعنی آنحضرت) کو بچالیا اب کیا ہم سے ہمارے بھتیجے کو بھی بچاتے ہو۔ ابو طالب نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ میرا فرض ہے کہ اپنے بھانجے کو بھی اس مصیبت سے بچاؤں جس سے میں اپنے بھتیجے کو بچاتا ہوں۔ اس پر وہ لوگ ناکام اپنے گھر واپس گئے۔ اس کے بعد ابو سلمہؓ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں کو امن دینا

ایک صحابی (رباحؓ) ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک جہاد میں تشریف لے گئے۔ اس لشکر کے اگلے حصہ کے افسر خالدؓ بن ولید تھے۔ ان کا مقابلہ دشمن سے ہوا۔ تو بلّہ میں ایک عورت بھی ماری گئی۔ ہم لوگ اس عورت کی لاش کو دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں آنحضرتؐ بھی پیچھے سے تشریف لے آئے۔ دیکھ کر ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ یہ عورت تو لڑائی نہیں کرتی تھی یہ کیوں قتل کی گئی۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو لشکر کے اگلے حصہ کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ خالد بن ولید کو جا کر کہہ دو کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کریں۔

ایک مبلغ اسلام

بدر کی جنگ میں کافروں کی طرف سے ایک شخص عمیر ابن وہب بھی شریک تھے اور یہ آنحضرتؐ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ یہ خود تو بدر سے بچ کر مکہ آ گئے۔ مگر ان کا ایک بیٹا مسلمانوں کی قید میں آ گیا۔ جب کفار کا لشکر شکست کھا کر مکہ آیا۔ تو ایک دن یہ عمیر اور صفوان بن امیہ (یہ بھی کافروں کے ایک بڑے سردار تھے) اکیلے ایک جگہ کعبہ کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کہ صفوان نے کہا کہ بدر میں اپنے لوگوں کے مارے جانے سے ہماری زندگی تلخ ہو گئی۔ عمیر نے کہا ہاں بات تو یہی ہے مجھ پر قرض ہے جس کے ادا کرنے کا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ میرے بال بچے ہیں۔ جن کے لئے کوئی گزارہ نہیں۔ اگر ان دو باتوں کا انتظام ہو جائے۔ تو محمدؐ کے پاس جا کر اسے قتل کر دوں۔ اپنی جان پر کھیل جاؤں مگر اسے بھی زندہ نہ چھوڑوں اور محمدؐ کے پاس جانے کے لئے میرے پاس اچھا بہانہ بھی ہے۔ میرے ایک بیٹے کو وہ قید کر کے لے گئے۔ میں کہوں گا۔ کہ میں اپنے بیٹے کو فدیہ دے کر چھڑانے آیا ہوں یہ سن کر صفوان بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارا قرضہ میرے ذمے۔ باقی رہے بال بچے۔ سو پہلے وہ کھائیں گے پھر میرے بال بچے۔ اس پر معاملہ طے ہو گیا اور صفوان نے عمیر کے لئے سامان سفر تیار کر دیا اور ایک زہر کی بجھی ہوئی تلوار اس کو دے دی۔

غرض عمیر مدینہ پہنچے اور مسجد کے دروازہ کے آگے اترے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھا۔ اس وقت وہ اپنے دوستوں میں بیٹھے جنگ بدر کا ہی ذکر کر رہے تھے۔ جب انہوں نے عمیر کو دیکھا اور دیکھا کہ اس کے پاس تلوار بھی ہے۔ تو ان کو اندیشہ ہوا اور کہا کہ یہی بے ایمان بدر کے دن بھی مسلمانوں کی مخبری کرنے آیا تھا۔ خدا خیر کرے۔ اب یہ کیوں یہاں آیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فوراً آنحضرتؐ کو اس بات کی خبر دی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس کے پاس تلوار ہے اور شخص بڑا مکار اور فریبی ہے۔ اس کا اعتبار نہ کیجئے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا اس کو میرے پاس لے آؤ۔ حضرت عمر اس کو لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا اے عمیر! تم یہاں مدینہ میں کیوں آئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا آپ کی قید میں ہے۔ اس کے لئے آیا ہوں آپ اس کا فدیہ لے لیں اور اسے چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ بڑے نیک اور رحم دل آدمی ہیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا۔ کہ پھر تم یہ تلوار کیوں ساتھ لائے ہو۔ عمیر نے کہا۔ یہ کمبخت تلوار بدر کے دن ہمارے کس کام آئی۔ جو اب کسی کام آئے گی۔ میں اسے بھولے سے لے آیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سچ بولو۔ عمیر نے پھر وہی بات کہی۔ جو پہلے کہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں۔ جو تم نے کعبہ میں صفوان سے کی تھیں۔ یہ سن کر عمیر ڈر گئے اور کہنے لگے۔ میں نے تو کوئی شرط اس سے نہیں کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اس سے میرے قتل کا وعدہ لیا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کا خرچ اٹھائے اور تمہارا قرضہ ادا کرے۔ حالانکہ میری حفاظت خدا کرتا ہے۔ عمیر نے بے اختیار ہو کر کہا کہ یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے پیغمبر ہیں۔ یارسول اللہ ہم آپ کو جھوٹا نبی کہتے تھے۔ مگر ان شرائط کی سوائے میرے اور صفوان کے اور کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہاں بھیج دیا اور میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ عمیر کو قرآن سکھاؤ اور ان کے بیٹے کو رہا کر دو۔ اس کے بعد انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ مجھے مکہ جانے کی اجازت دیجئے۔ تاکہ میں قریش کو اسلام کی دعوت دوں شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں آپؐ نے ان کو اجازت دی اور وہ مکہ چلے گئے۔

اب صفوان کا قصہ سنو! اس نے عمیر کے جانے کے چند دن کے بعد لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ لوگو! خوش ہو جاؤ۔ عنقریب تم ایسی خوشخبری اور فتح کی خبر سنو گے کہ بدر کے واقعہ کو بھول جاؤ گے اور جو کوئی شخص مدینہ سے آتا تھا۔ اس سے صفوان پوچھا کرتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ تازہ واقعہ یہ ہے کہ عمیر مسلمان ہو گئے۔ یہ سن کر سب مشرکوں نے عمیر پر لعنت کی اور صفوان نے قسم کھائی۔ کہ اب میں کبھی عمیر سے بات نہیں کروں گا اور نہ اسے کوئی فائدہ پہنچاؤں گا۔ اس کے بعد حضرت عمیر بھی مکہ پہنچ گئے اور انہوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور مکہ کے بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے۔

بیعت حقیقی تبدیلی کا نام ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''بیعت کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے، اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ (کر) اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604)

Hm
4385.1

پاکستان میں سانپوں اور چھپکلیوں کے ماہر کی ایمان افروز داستان
اور ربوہ کی بے آب و گیاہ سرزمین میں سائنسی تحقیقات کے معجزے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب

(قسط دوم آخر)

مقالہ جات کی تیاری

ابتداء میں ایک عرصے تک میرے پاس typewriter نہیں تھا۔ میرے شاگرد عزیزم ڈاکٹر منور احمد انیس ٹائپ جانتے تھے، میں موصوف کے گھر چلا جاتا، بولتا جاتا وہ ٹائپ کرتے جاتے۔ اس سلسلے میں قریشی محمد عبداللہ صاحب، مجید صاحب بو بک، حسن محمد عارف صاحب (دفتر تحریک جدید) مقالہ جات کی typing میں مدد کرتے رہے۔

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب سولنگی کے والد مرحوم نذیر احمد صاحب سولنگی کویت میں تھے۔ میں نے مبشر کو کہہ کر ٹائپ رائیٹر منگوایا جس کی قیمت چھ سو روپے تھی۔ انجمن سے گندم کے لئے اس سال جو پیشگی ملی وہ بھی چھ صد تھی جوان کے سپرد کر کے ٹائپ رائیٹر حاصل کر لیا۔ اس سال اللہ تعالیٰ ہمارے لئے گندم کا خود کفیل ہو گیا۔ امریکہ آتے ہوئے میں یہ ٹائپ رائیٹر اپنی ایک ہونہار شاگرد کے سپرد کر آیا تھا۔

میں نے کسی سے ٹائپ سیکھنے کا تردد نہیں کیا، شروع سے ہی ایک انگلی سے ٹائپ کرتا ہوں، جس کا فائدہ ہے کہ غلطی کم ہوتی ہے۔ اُن دنوں مکرم مبارک احمد صاحب نذیر (مربی کینیڈا) کے بچوں کی گول بازار میں فوٹو سٹیٹ کی دُکان تھی۔ میں اکثر فوٹو سٹیٹ کروانے جایا کرتا تھا، وہاں electrical typewriter رکھا دیکھا جو رفتار میں تیز اور اغلاط کی تصحیح بھی کر دیتا تھا۔ میں نے قسطوں میں چھ ہزار کا خرید لیا۔ تو اس طرح قدم بہ قدم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے اپنی ریسرچ کا ریکارڈ رکھنے اور اس کی اشاعت میں سہولتیں میسر آتی چلی گئیں۔

عزیزم مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب امریکہ سے 1988ء میں میرے لئے کمپیوٹر کا تحفہ لائے جو میرے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ پرنٹر خرید لینے سے میرے لئے اب پیپر لکھنا، کاپیاں کرنا، اغلاط ٹھیک کرنا آسان ہو گیا۔ اب لیبارٹری میں جو کام کرتا۔ اس کا ریکارڈ اور اسے مقالے کی شکل دے کر تکمیل کے تمام مراحل بآسانی طے ہوتے۔ ایڈیٹر کو مسودہ بھیجنے کے لئے ای۔میل کی آسانی بھی حاصل کر لی، یوں اللہ کے فضل سے ایک ایک کر کے سارے مسائل حل ہوتے گئے۔

میرے ریسرچ کے موضوعات

میری ریسرچ کا تھیم جیسے عرض کر آیا ہوں، میرے عملی دنیا میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی متعین ہو گیا تھا، یعنی پاکستان کے طول و عرض میں پائے جانے والے مینڈک، ہر طرح کی چھپکلیوں (کرلے، کچھوے، مگرمچھ) اور سانپوں کی انواع کا جائزہ اور نئی انواع کا تعین کرنا شامل ہے۔ ان جانوروں کے لئے اردو میں ''ہوام'' اور انگریزی میں "Herps" کی اصطلاح رائج ہے۔ نئی انواع کے جسمانی تقابلی جائزے میں جسمانی اوصاف کی مکمل تشریح morphology، عادات و خصائل adaptations، رہن سہن، ماحول ecology انڈے بچے دینے کا عمل اور عادات reproduction and development، پاکستان میں جغرافیائی پھیلاؤ zoogeography کا مطالعہ شامل ہے۔

ذکر کر آیا ہوں میرا پہلا ریسرچ پیپر 1965ء میں پاکستان میں شائع ہوا، پھر یکے بعد دیگرے کئی مقالات چھپے، ہر سال کم از کم ایک سے لے کر چار تک شائع ہوتے رہے۔ بیرون ملک پہلا مقالہ 1972ء میں امریکی جرنل Herpetologica میں شائع ہوا جس کا نفسِ مضمون عام فہم زبان میں ''ضلع جھنگ پاکستان کے کرلے'' تھا۔ اب تک 250 سے زائد مقالات عالمی اہمیت کے جرائد میں شائع ہو چکے ہیں، چار کتب amphibians (مینڈکوں) اور reptiles (چلپائیوں) پر، دو کتب سانپوں سے متعلق چھپ چکی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1990ء۔ میں نے کتاب Snakes of medical importance (Asia Pacific Region) میں پاکستان کے خشکی کے زہریلے سانپوں کی اقسام، پھیلاؤ اور ان کے کاٹے کے علاج کے سلسلے میں ایک chapter لکھا۔ یہ کتاب سنگاپور یونیورسٹی نے شائع کی ہے۔ اس میں دنیا کے کئی ماہرین نے اپنے اپنے علاقے کے سانپوں پر chapters لکھے ہیں۔

1991ء۔ اردو کتاب: ''پاکستان کی جنگلی حیات'' میں تین ابواب لکھے (صفحات 150) جسے اردو سائنس بورڈ، لاہور نے شائع کیا۔

1993ء۔ کتاب ''سرزمین پاکستان کے سانپ'' اردو سائنس بورڈ نے شائع کی (صفحات 229)

2000ء۔ کتاب ''پاکستان کے مینڈک، اور چلپائے'' (خزندے) اردو سائنس بورڈ نے کتاب شائع کی (صفحات 175)

2002ء۔ کتاب "A guide to the snakes of Pakistan" جرمنی میں انگریزی میں Chamira Germany والوں نے شائع کی۔ (صفحات 265)

2002ء۔ کتاب کا جرمن زبان میں ترجمہ شائع ہوا ".Die Schlangen Pakistans" Edition Chimaira, Frankfurt am Main, pp. 265.۔

2006ء۔ میں Amphibians and Reptiles of Pakistan" " امریکہ میں Krieger Publishing company Melborn نے شائع کی (صفحات 311)۔

2011ء۔ میں ''پاکستان کی ہوامیات۔ حصہ اول: مینڈک"۔ نیا زمانہ، لاہور اردو میں چھپی۔ (صفحات 96)

کتاب "Amphibians of South East Asia" میں پاکستان کے جل تھلیوں (Amphibia) پر چپٹر لکھا۔ یہ کتاب ابھی آسٹریلیا میں چھپنے کے مراحل طے کر رہی ہے۔

1991ء میں سری لنکا کے شہر Pradeniya میں ایک بین الاقوامی کانفرنس Biology and conservation of amphibians and reptiles and their habitat in south Asia کے موضوع پر منعقد ہوئی۔ مجھے تین مقالے پاکستان کے ہرپس سے متعلق پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

یہ کتب اور مقالے موضوع کے اعتبار سے اردو اور انگریزی میں اپنی نوعیت کی پاکستان میں مخصوص تصنیفات ہیں۔

اس سے قبل کسی پاکستانی نے ان موضوعات پر قلم نہیں اٹھایا اور نہ ہی، میری معلومات کے مطابق، ابھی کوئی اٹھانے کا اردہ کر رہا ہے۔

ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کے مقالات کے موضوعات

اوپر بیان شدہ Field research سے ہٹ کر میرے ایم ایس سی کے مقالے کا موضوع مینڈک کی زندگی کا جو دور پانی میں گزرتا ہے (انڈے، ٹیڈپول، بچہ مینڈک) کا مطالعہ تھا۔ جبکہ پی ایچ ڈی کے مقالے کے لئے میں نے پاکستان کے میدانی علاقوں میں پائے جانے والی پانچ انواع کے مینڈکوں کی ٹیڈپولز کے جسمانی خواص، خوراک اور خوراک حاصل کرنے کے طریقوں پر تحقیقی کام تھا۔ پاکستان اور ہندوستان بھر میں یہ اچھوتے موضوع ہیں، ان تحقیقی نتائج پر کئی مقالہ جات مختلف سائنسی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

یہ تمام علمی تحقیق میں نے بقول شخصے ''ربوہ جیسے ویران اور بے آب و گیاہ'' شہر میں رہ کر سرانجام دی اور جو وعدہ میں نے سالوں پہلے اپنے پروفیسر ڈاکٹر محمد احسن الاسلام کے ساتھ کیا تھا الحمد للہ اسے ربوہ کے سادہ پرسکون ماحول میں پورا کر دکھایا۔ اب اللہ کے فضل سے پاکستان میں میری کتب دستیاب ہیں جن کی مدد سے ہر پاکستانی اور بیرون ملک سے آنے والا پاکستان میں پائے جانے والے ''ہرپس'' کو نہ صرف پہچان سکتا ہے، بلکہ ہر نوع کا سائنسی اور عام فہم نام جان سکتا ہے۔

ریسرچ مقالات کی طباعت کی اہمیت اور طریق کار

ریسرچ مقالات کی اشاعت سے اس مضمون میں دلچسپی رکھنے والے دنیا بھر میں سائنسدانوں تک جب پہنچتی ہے تو اس کی جانچ پڑتال شروع ہو جاتی ہے، بحث و تمحیص ہوتی ہے، اس طرح نئی معلوم شدہ نوع سائنس میں اضافہ ٹھہرتی ہے۔ اس تحقیق کا ذکر نئی کتب اور مقالہ جات میں آتا ہے اور مختلف ادارے اسے اپنے data base میں شامل کر کے نتائج حاصل کرتے ہیں۔

کسی عالمی معیار کے سائنسی رسالے میں اپنی تحقیق چھپوانے کا ایک سخت طریقہ کار (protocole) ہوتا ہے۔ ہر رسالے کا ماہرین فن پر مشتمل ایک ایڈیٹوریل بورڈ ہوتا ہے۔ جو یونیورسٹیوں اور میوزیمز کے پروفیسرز اور ڈاکٹرز پر مشتمل ہوتا ہے یہ لوگ کئی کتب کے مصنف ہوتے ہیں، عرف عام میں انہیں ریفری کہا جاتا ہے۔ جب آپ ایڈیٹر کی ہدایت کے مطابق اپنے پرچے کو ترتیب دے کر مقالہ بھجوا دیتے ہیں، تو ایڈیٹر مقالے کی چھان پھٹک ایڈیٹوریل بورڈ میں شامل ماہرین

علم سے کرواتا ہے، جو مقالے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد اغلاط کی نشاندہی کرتے ہیں بعض حصوں کی وضاحت چاہتے ہیں۔ ایڈیٹر یہ اعتراضات آپ کو جواب دینے یا مقالہ میں تبدیلی کرنے کے لئے بھجوا دیتا ہے۔

آپ اس ماہرانہ رائے کو سامنے رکھ کر پھر سے اپنے مقالے کو جانچتے ہیں۔ صحیح اعتراضات کی روشنی میں درستگی کرتے ہیں۔ جس اعتراض کو آپ صحیح نہیں سمجھتے دلائل سے برقرار رکھتے ہیں۔ تو اس طرح آپ کا مقالہ چھان پھٹک کے کٹھن مراحل سے گزر کر اشاعت کے لئے قبول کرلیا جاتا ہے۔ کئی دفعہ مقالہ چھ سات بار اس طرح چکر لگاتا ہے، جب تک ماہر صاحب کا اطمینان نہیں ہوتا اشاعت کے لئے منظور نہیں ہوتا اور Reject کر دیا جاتا ہے۔

پاکستان میں پی ایچ ڈی کرنے کے تقاضے

میں نے 1988ء میں پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے رجسٹر کرایا۔ ریسرچ مکمل کر کے 1991ء میں thesis یونیورسٹی میں evaluation کے لئے مع فیس جمع کرا دیا۔

thesis جمع کرائے سال پر سال گزرتے گئے، یونیورسٹی کی طرف سے نہ کوئی اطلاع نہ پتہ۔ رجسٹرار صاحب کو کئی خط لکھے جواب ندارد۔ میں حیران پریشان۔ خود گیا جواب ملا ''واہ صاحب! آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو تین سال thesis جمع کرائے ہوگئے ہیں۔ یہاں تو بیس بیس سال پرانا مال پڑا ہے۔ جمع کروانے والے کب کے مر گئے''۔ خود سوچئے یہ جواب سن کر میرا کیا حال ہوا ہوگا!

اس دوران عزیزم محمد مسعود کے دوست ملک مظفر احمد صاحب ملنے آئے۔ کہنے لگے خان صاحب میں نے یونیورسٹی میں ایم ایس سی میں داخلہ لیا ہے۔ اگر کوئی یونیورسٹی میں کام ہو تو بتائیں۔ میں نے اپنی روئیداد غم سنا دی۔ موصوف نے thesis جمع کرانے کی رسید لی اور وعدہ کیا میں کوشش کرتا ہوں۔

اگلے ہفتے مسکراتے ہوئے آئے، کہنے لگے خان صاحب سمجھیں کام ہوگیا۔ میں حیران! کہنے لگے میں پہلے دن گیا۔ انچارج دفتر سے ملا۔ کہا گیا متعلقہ مقالہ کے متعلق معلومات دے جایئے۔ کل آیئے۔ میں اگلے دن گیا۔ فرمانے لگے یا تو یہ مقالہ ہمیں وصول ہی نہیں ہوا، یا پھر گم ہوگیا ہے۔ میں نے دفتر کے وصولی رجسٹر کا نمبر اور تاریخ پیش کر دی۔ فرمانے لگے۔ یہ تو بہت پرانی بات ہے۔ اس کے بعد کئی رجسٹر بدل گئے ہیں۔ بہر حال کل آئیں۔ اگلے دن مجھے دیکھتے ہی بولے۔ بھئی ہم نے بہت دیکھا ہے ہمیں مقالہ نہیں ملا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کی مدد کرسکتا ہوں۔ انہوں نے کمرے کی دیواروں کے ساتھ دس بارہ الماریوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کیوں نہیں۔ میں نے ایک ایک شلف چیک کی، خان صاحب آپ کا مقالہ کہیں بھی نہیں تھا۔ میں ہارنے ہی والا تھا، ناگہاں مجھے ایک کونے میں ایک چھوٹی ٹوٹے کواڑوں کی الماری نظر آئی۔ جس میں کاغذات دھول سے اٹے پڑے نظر آرہے تھے۔ اسے چیک کرنا شروع کیا۔ اس کی سب سے نچلی شیلف میں کاغذوں کے ایک بوسیدہ پلندے کے نیچے آپ کا مقالہ دبا پڑا تھا! میں نے کھینچ نکالا اور خدا کا شکر کیا۔

مقالہ صاحب کے سامنے جا رکھا۔ مسکرائے، مقالہ کھولا، صفحے الٹے پلٹے۔ ایک صاحب کو فائل لانے کے لئے کہا۔ فائل سے کاغذ نکالا۔ کہنے لگے۔ اُہ، اچھا یہ والا! ہم نے مختلف پاکستانی یونیورسٹیوں سے پتا کیا تھا، یہاں اسے جانچنے والا کوئی نہیں ملا۔ فیصلہ ہوا تھا کہ مصنف سے پتا کیا جائے اسے کون جانچ سکتا ہے۔ میں خط بنائے دیتا ہوں آپ اپنے پروفیسر صاحب سے پتہ کر دیں۔

میں نے فوراً جواب ٹائپ کیا اور ہیلی فیکس یونیورسٹی کینیڈا کے پروفیسر Richard Dr. Wassersug کا پتہ لکھ دیا۔ اگلے ہفتے ملک صاحب آئے اور کہنے لگے، صاحب نے فرمایا ہے کینیڈا بھیجنے پر اڑھائی سو روپے خرچ آئیں گے۔ یونیورسٹی خزانے میں جمع کرائیں اور رسید ہمیں دے جائیں۔ پیسے جمع کروا دیئے گئے (جبکہ thesis کے ساتھ اسی کام کے لئے تین سو روپے پہلے ہی جمع کروا دیئے گئے تھے)۔

تقریباً مہینہ بعد رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کا خط ملا، جس میں Dr. Wassersug کی evaluation رپورٹ کی کاپی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے لکھا تھا ''یہ جو مقالہ مجھے آج 1995ء میں evaluation کے لئے بھجوایا گیا ہے، اس پر مقالہ پنجاب یونیورسٹی میں پیش کرنے کا سن 1991ء درج ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا، اسے یونیورسٹی نے پانچ سال کیوں روکے رکھا؟ میں مسٹر خان کو ان کی فاضلانہ مطبوعات سے کافی عرصے سے جانتا ہوں۔ میں تو انہیں پہلے ہی پی ایچ ڈی سمجھتا تھا۔ میں نے موجودہ مقالہ دیکھا ہے۔ سوائے چند ٹائپ کی غلطیوں کے، جن کو میں نے مقالہ میں مارک کر دیا ہے میں اسے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے strongly recommend کرتا ہوں۔

چند دن بعد میں دو پروفیسروں کے سامنے ''رسماً'' viva کے لئے پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں پیش ہوا۔ دونوں صاحبان میرے مقالہ کے نفس مضمون سے نابلد تھے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں۔ ایک دلچسپ بات یہ ہوئی: tadpole کے گلپھڑوں میں ایک جھلی ہوتی ہے جس کا سائنسی نام لمبا ہونے کی وجہ سے ماہرین اسے نام کے مخفف "BRA" سے موسوم کرتے ہیں۔ ایک صاحب کہنے لگے۔ ''مجھے تو سارے مقالے میں BRA کی سمجھ آئی ہے''۔ جس پر ہم سب کے چہروں پر ہنسی کھل گئی۔ تو اس طرح مجھے 1996ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری سے نوازا گیا۔

جاری ریسرچ

جب دوستوں کو پتا چلا میں امریکہ جا رہا ہوں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی والوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں اپنی collection انہیں donate کر دوں دو ویگنوں میں لاد کر لے گئے جواب اس یونیورسٹی کے میوزیم میں محفوظ پڑی ہے۔

میری لائبریری اور reprint colletion خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ پڑی ہے۔ میری مطبوعات کی دو دو کاپیاں خلافت لائبریری اور جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں ریفرنس کے لئے deposited ہیں۔

میں 1999ء میں امریکہ آتے وقت اپنے collected data جانوروں سے متعلق اپنے ساتھ لے آیا تھا، جس کی بنا پر ریسرچ پیپر ترتیب دے کر اب اشاعت کے لئے بھجواتا رہتا ہوں، اور reprints مختلف یونیورسٹیوں اور ریسرچ اداروں کی درخواست پر PDF فارمیٹ میں بھجواتا رہتا ہوں، جواباً مجھے reprints ملتے رہتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی موضوع اڑ جاتا ہے، کہ اچانک اس موضوع سے متعلق لٹریچر ملتا ہے اور میری مشکل حل ہوجاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس کی رحمت نے کئی بار ایسے مواقع پر میری رستگاری فرمائی ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان، ایران، ہندوستان، اور دوسرے ممالک سے طلباء، ریسرچرز اور فوٹوگرافر (خاص طور پر افغانستان میں لڑائی کو کور کرنے والے) دور دراز کے جانوروں کی تصاویر اور فیس بک کی سہولت کے ذریعے پہچان میں مجھ سے مدد حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ایرانی طلباء اپنے تحقیقی مسودہ جات کی تحریر میں راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً رابطہ کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح میری علمی مصروفیت جاری ساری ہے۔

ہر فیصلہ کرتے وقت پورے غور و فکر سے کام لیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

آجکل حافظے تیز نہیں رہے اور اس وجہ سے ہم لوگوں کے لئے جو (رفقاء) ہیں اور بھی بہت ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ تابعین کا درجہ بھی بڑا ہے۔ تفسیر اور دینی لحاظ سے تابعین کا بھی اتنا ہی اثر ہے جتنا (رفقاء) کا۔ جن لوگوں نے مامور کی بعثت کا قریب ترین زمانہ دیکھا ہوا اُن کی آواز بڑی وقیع سمجھی جاتی ہے اس لئے ہمارا کسی بات پر غور و خوض کرنا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم جن باتوں پر غور کرتے ہیں وہ چھوٹی یا معمولی ہیں بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ ہماری آج کی باتوں سے آئندہ نسلیں بڑے مسائل پر استدلال اور استنباط کریں گی جس طرح آج صحابہ کے اقوال سے استنباط کیا جاتا ہے۔ اصولی تعلیم تو قرآن کریم میں موجود ہے مگر جب تک اِس کی تشریح رسول کریم ﷺ کے اعمال میں نہ ملے تسلی نہیں ہوتی۔ ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی۔ کدّو کا شوربہ پکا تھا، آپؐ اس میں ہاتھ ڈال ڈال کر کدّو کے قتلے تلاش کرتے تھے اور کھاتے تھے بعض صوفیاء نے اس سے استدلال کیا ہے کہ کدّو کا شوربہ اچھی چیز نہیں اور بعض اس کے خلاف استدلال کرتے ہیں اور اس سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ گویا آپ نے خواہش اور رغبت کا اظہار کیا۔

اِسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک گھر میں دعوت تھی۔ آپؐ تشریف لے گئے اس گھر میں کھجور اور گوشت کے ہار لٹکے ہوئے تھے آپ نے اُتار کر کھانے شروع کر دیئے۔ اس سے بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ قسم قسم کے کھانے جائز ہیں۔ تو ان معمولی معمولی باتوں سے نسلیں بڑے بڑے مسائل مستنبط کرتی ہیں۔ اسی طرح ہماری آج کی باتوں سے بھی لوگ بڑے بڑے مسائل نکالیں گے۔ میں نے سیرت آنحضرت ﷺ کی ایک کتاب لکھی ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو پہلے تو خلافت سے برگشتہ ہوگئے تھے مگر بعد میں اُن کو توبہ کی توفیق مل گئی تھی وہ کہا کرتے تھے کہ میں تو اس کتاب کو معجزہ سمجھتا ہوں کہ اس میں بخاری کی احادیث سے سیرت آنحضرت ﷺ کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

تو زندگی کے چھوٹے چھوٹے واقعات سے بھی صحیح نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں اور اس لئے آج ہماری جماعت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی فیصلہ کرتے وقت پوری طرح غور و خوض کر لیں اور تقویٰ سے کام لیں۔ اصل چیز تقویٰ ہی ہے انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بات پوری ہو، میری خواہ ہو یا نہ ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 527)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم منظور الحق شمس صاحب لندن یو کے تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بھانجے عزیزم احتشام احمد سیال واقف نو ابن محترم افتخار اللہ سیال صاحب انچارج کمپیوٹر سیکشن تحریک جدید ربوہ نے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 25 مارچ 2014ء کو ان کے گھر واقع دارالرحمت وسطی میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے بچے سے قرآن کریم سنا اور محترم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید نے دعا کرائی۔ عزیزم محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب کا نواسہ اور محترم سمیع اللہ سیال صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

مکرم محمود احمد خاں صاحب صدر بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس مجلس صحت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

پنجاب یوتھ فیسٹیول لاہور منعقدہ یکم تا 4 مارچ 2014ء میں ربوہ کے تین واقفین نو خدام حافظ فیضان اللہ خان صاحب ولد مکرم رانا احسان اللہ خاں صاحب، فراز احمد چیمہ صاحب ولد مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب اور تلمیذ احمد صاحب ولد مکرم عبدالمجید صاحب نے پنجاب کالج سرگودھا کی طرف سے کھیلتے ہوئے پنجاب بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس طرح تینوں نے سلور میڈل حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کھلاڑیوں اور جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔ اور ان کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نعمت اللہ صاحب کارکن دفتر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم ظفر احمد باجوہ صاحب سرگودھا کا شوکت خانم کینسر ہسپتال لاہور میں کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

مورخہ 31 مارچ 2014ء کو مجلس انصار اللہ دارالعلوم شرقی مسرور کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ، مکرم احمد حمید باجوہ صاحب اور مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں اور صدر محلہ دارالعلوم شرقی مسرور نے دعا کروائی۔ کل حاضری 159 تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم لقمان سعید بدر صاحب اور بہو مکرمہ نورین لقمان صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے 28 فروری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نعمان احمد بدر عطا فرمایا ہے جو مکرم صلاح الدین صاحب دارالفتوح کا نواسہ ہے نومولود کے باعمر خادم دین، نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم کیپٹن (ر) چوہدری محمد نواز وڑائچ صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی اکلوتی بیٹی مکرمہ آصفہ نواز صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود صاحب منج راجپوت کارکن دارالصناعۃ انسٹیٹیوٹ خدام الاحمدیہ کو مورخہ 22 مارچ 2014ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باسل محمود نام عطا فرماتے ہوئے ازراہ شفقت وقف نو کی تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ممتاز علی خاں منج صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کا پوتا، والدہ کی طرف سے مکرم چوہدری قطب دین وڑائچ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور والد کی طرف سے مکرم چوہدری غلام محمد منج صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، باعمر، خادم دین، خلافت کا اطاعت گزار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم جاوید اقبال بھٹی صاحب معلم وقف جدید 38 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 38 جنوبی ضلع سرگودھا کو جلسہ یوم مسیح موعود 23 مارچ کو زیر صدارت مکرم خالد محمود جٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ 38 جنوبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد امجد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ 38 جنوبی اور خاکسار نے تقریر کی صدر صاحب نے دعا کروائی۔ حاضری جلسہ 172 افراد تھی۔

اسی دن لجنہ اماء اللہ 38 جنوبی نے بھی جلسہ کروایا جس کی حاضری 41 تھی۔ یوم مسیح موعود کے حوالے سے ایک کوئز پروگرام بھی کروایا اور پھر انعامات بھی دیئے گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمارا مقصد پیدائش سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک قریبی عزیز مکرم چوہدری سکندر حیات صاحب آف ادرحماں ضلع سرگودھا پر 28 مارچ 2014ء کو فالج کا حملہ ہوا۔ جس کا اثر ان کی زبان اور بائیں ٹانگ پر ہے۔ سرگودھا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

اسی طرح خاکسار کی بھابی مکرمہ مطلوب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب عرصہ سے H.V.C یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کافی علاج کروایا گیا افاقہ نہیں ہو رہا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی بابرکت زندگی عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم اسد اللہ صاحب کارکن شعبہ اشاعت ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم بشیر احمد شاد ضیغم صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ آجکل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بوجہ بائیں طرف فالج داخل ہیں بولنے میں بھی دشواری محسوس کرتے ہیں۔ C.T سکین کرایا گیا ہے۔ حالت قابل فکر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ مولیٰ کریم محض اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم کرم عزت صاحب صدر جماعت 192 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 23 مارچ 2014ء کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم اخلاق احمد صاحب، مکرم نعمات احمد نیر صاحب معلم سلسلہ نے سیرت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے تقاریر کیں۔ اجلاس کی صدارت مکرم محمد عباس صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے کی۔ آخر میں کوئز حضرت مسیح موعود کا مقابلہ منعقد کروایا گیا۔ جس میں بچوں اور بڑوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کروائی۔

اسی دن لجنہ اماء اللہ 192 مراد کو بھی جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرمہ سدرہ طاہر صاحبہ، مکرمہ رخشندہ قیصر صاحبہ، مکرمہ ارسہ ثمن صاحبہ نے سیرت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے تقاریر کیں۔ مکرمہ امۃ الفیاض صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ 192 مراد نے اجلاس کی صدارت کی۔

آخر پر کوئز حضرت مسیح موعود اور شرائط بیعت کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔ دعا کے ساتھ اس جلسے کا اختتام ہوا۔ دعا کی درخواست ہے کہ ہمارے لئے یہ کاوش برکت کا سبب بنے اور خلیفہ وقت کے تمام ارشادات کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک علی حسنات صاحب حلقہ I-10 اسلام آباد مورخہ 3 نومبر 2013ء کو فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں اگلے دن محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مرحومہ جامعہ نصرت ربوہ کی تعلیم یافتہ تھیں۔ اسلام آباد میں گزشتہ 42 سال سے محکمہ تعلیم سے وابستہ تھیں۔ ان کے نانا حضرت حکیم حشمت علی خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ مرحومہ کے بڑے بھائی مکرم اقبال احمد نجم صاحب سابق مربی ضلع اسلام آباد ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک وصالح خاتون تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بھی دلچسپی لیتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگوار خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

مٹاپا کم کرنے کیلئے فیڈ ڈائٹنگ کارآمد طریقہ

ڈاکٹروں اور غذائی امور کے ماہرین نے کہا ہے کہ فیڈ ڈائٹ کے ذریعے بھی وزن کم کیا جاسکتا ہے۔ فیڈ ڈائٹ وزن کم کرنے کا ایسا طریقہ ہے جس میں غذا کو پانچ مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا گروپ اناج، دوسرا سبزیوں اور پھل، تیسرا دودھ سے بنی ہوئی اشیاء پر مشتمل ہے جبکہ چوتھے گروپ میں گوشت اور پروٹین کو رکھا گیا ہے۔ پانچواں اور آخری گروپ چکنائی، تیل اور میٹھی اشیاء پر مشتمل ہے۔ صحت مند رہنے کے لئے روزانہ پانچوں گروپس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور کھانا ہوتا ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے وزن میں کمی آتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 جنوری 2014ء)

پالتو جانور اور صفائی کا خیال

جانور پالنے کے شوقین افراد کا کہنا ہے کہ جانور انسان کی دوستی چاہتے ہیں۔ جانور اور پرندے پالنا اچھی بات ہے مگر ساتھ ساتھ اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی صحت متاثر نہ ہو۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ جو لوگ جانور اور پرندے پالتے ہیں وہ صفائی کا خاص خیال رکھیں ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان لوگوں کے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خدشہ پیدا ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 جنوری 2014ء)

شوگر فری ڈرنکس وزن میں اضافے کا باعث

امریکہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق کے مطابق شوگر فری ڈرنکس مٹاپے پر قابو پانے کے بجائے اسے اور زیادہ بڑھانے کا سبب بن سکتے ہیں ماہرین کا کہنا ہے کہ مٹاپے کا شکار افراد اپنے وزن میں کمی کے لئے بغیر چینی کے مشروبات کا استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے نتیجے میں وہ جنک فوڈ کی صورت میں زیادہ کیلوریز استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ جس سے ان کا وزن مزید بڑھنے لگتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 جنوری 2014ء)

مچھروں سے محفوظ رکھنے والا سٹیکر تیار

برطانیہ میں ایک ایسا سٹیکر تیار کیا گیا ہے جسے اپنے کپڑوں پر لگانے کے بعد انسان مچھروں سے محفوظ ہو جائے گا، کائٹ پیچ نامی اس سٹیکر میں یہ خاص بات ہے کہ یہ آسانی سے کپڑوں پر چپک جاتا ہے اور انسان کے جسم سے نکلنے والی بو اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو مچھروں تک پہنچنے سے روکتا ہے جس کی وجہ سے مچھر اپنے اردگرد موجود انسانوں کو محسوس نہیں کر پاتے، اس سٹیکر کو ابھی تجربات سے گزارا جارہا ہے

اور حتمی نتائج سامنے آنے کے بعد اسے مارکیٹ میں متعارف کرادیا جائے گا۔

(روزنامہ دنیا 21 جنوری 2014ء)

تین سوسال پرانا نایاب وائلن

برطانیہ میں تین سوسال پرانا ایک نایاب وائلن چوری ہونے کے تین سال بعد مل گیا۔ بتایا گیا ہے کہ نایاب وائلن کورین نژاد خاتون مس کیم کی ملکیت ہے اور اس کی قیمت 12 لاکھ ڈالر ہے، تین سال قبل مس کیم ایک دکان پر خریداری کے لئے گئی تو اس وقت وائلن چوری ہوگیا جس کی تلاش کے لئے وسیع پیمانے پر مہم شروع کی گئی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ پولیس نے وائلن اس وقت برآمد کرلیا جب نادان چور نے اسے صرف 100 ڈالر میں فروخت کرنے کی کوشش کی۔

(روزنامہ دنیا 26/اگست 2013ء)

صحت عامہ کے حوالے سے کام کرنے والوں میں کمی

دنیا بھر میں صحت عامہ کے حوالے سے کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے کمی ہو رہی ہے اور 2035ء تک صحت کے کارکنوں کی کمی کا اندازہ رواں کمی 7.2 ملین سے بڑھ کر 12.9 ملین ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس امر کا انکشاف عالمی ادارہ صحت نے برازیل میں تھرڈ گلوبل فورم کی ہیومن ریسورسز فار ہیلتھ میں جاری کردہ رپورٹ میں کیا۔ رپورٹ میں اس کمی کی وجوہات میں کارکنوں کی عمر میں اضافہ، عملہ کی ریٹائرمنٹ یا بہتر نوکری کے لئے ترک پیشہ شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس پیشہ میں مناسب تعداد میں نوجوان افراد شامل نہیں ہورہے یا ان کو مناسب تربیت میسر نہیں ہے۔

(روزنامہ جنگ 13 نومبر 2013ء)

سرسبز وشاداب مقام پر رہنا صحت کیلئے مفید

برطانوی ماہرین کی ایک تحقیق کے مطابق سرسبز وشاداب جگہوں پر رہائش اختیار کرنا صحت کے لئے مفید ہے۔ ماہرین کے مطابق ہری بھری اور سرسبز جگہوں پر رہنا نا صرف صحت کے لئے مفید ہے بلکہ ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کے پیدا ہونے کے امکانات بھی کافی حد تک کم ہوجاتے ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ درخت اور پودوں کے مثبت اثرات ایک کلومیٹر دور فاصلے تک رہنے والے افراد کے جسم وذہن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 11 دسمبر 2013ء)

درخواست دعا

- مکرم مبارک احمد بجہ صاحب آف بادامی باغ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم عبدالرشید خالد بجہ صاحب سابق صدر جماعت رائے ونڈ حال مقیم بادامی باغ لاہور کو مورخہ 15 مارچ 2014ء کو برین ہیمبرج اور دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا۔ شیخ زید ہسپتال میں زیر علاج ہیں بہتری کے آثار نظر نہیں آرہے بلکہ طبیعت دن بدن بگڑتی چلی جارہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ جملہ پیچیدگیوں سے بچائے، صحت تندرستی والی لمبی زندگی دے۔ آمین

- مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے خسر اور ماموں جان مکرم علی محمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ گزشتہ کئی دن سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔ احباب سے درازی عمر اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4/اپریل	
طلوع فجر	4:30
طلوع آفتاب	5:52
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:32

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

ہر سکول شوز کے ساتھ پزل گیم + ٹیٹو سٹیکر فری حاصل کریں
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
f /servisshoespointrabwah

مس کولیکشن میں سیل میلہ
مردانہ شوز، سکول شوز =/500 روپے
لیڈیز شوز =/400 روپے
مردانہ سینڈلز اور سلیپرز =/350 -/450 روپے
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
Cosmetics, Perfumes, Hoisery, Jewelry Hair Colors of Leading brands loreal, Keune, Bct, Garnier, Revlon & also local made available at reasonable price
Malik Markeet
Railway Road Rabwah 0333-9853345

FR-10

وردہ فیبرکس
جیسا کہ ہمارے کسٹمرز کو پہلے ہی معلوم ہے کہ ہمارے ریٹس الحمدللہ مناسب ہوتے ہیں۔
اب ہم نے اپنے ریٹس میں مزید کمی کر دی ہے
کیونکہ ہم نے ربوہ کی تجارت کو بڑھانا ہے۔
آئیں اور ہمارا ساتھ دیں۔
موسم گرما سے متعلقہ لان کی تمام ورائٹی موجود ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

نشاط۔ گل احمد۔ ڈیزائنرز، بوتیک اور چکن ولان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر کورسز سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیراہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز کا آغاز ہوچکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ
مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ
گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ
ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 2 ماہ
آن لائن مارکیٹنگ دورانیہ 2 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 0476211002